1

داڑھی کا شرعی حکم

فقہ شافعی کی روشنی میں

دفع الشبہۃ فی حکم قطع اللحیۃ

مؤلف:

مفتی محمد رفیق سعدی افضلی قادری شافعی ملیباری

(پرنسپل آف جامعہ مظہر الثقافۃ السنیۃ، خطیب و امام جامع مسجد کلمب)

ناشر: مظہر السنہ پبلی کیشن

بلک آرٹ، امام احمد رضا روڈ، سلیمان بلڈنگ کوارگیٹ بھیونڈی - 9822088370 / 7774078600

1

4

کتاب کا نام : **داڑھی کا شرعی حکم**
فقہ شافعی کی روشنی میں
(دفع الشبہۃ فی حکم قطع اللحیۃ)

مؤلف : **مفتی محمد رفیق سعدی افضلی شافعی قادری**
پرنسپل آف مظہر الثقافۃ السنیۃ کلمب

تصحیح اردو : مولانا محمد عامر کواری شافعی مصباحی، بھیونڈی
خادم تدریس مظہر الثقافۃ السنیۃ، کلمب

سنِ اشاعت : ۱۴۳۶ھ بمطابق ۲۰۱۵ء
تعداد صفحات : ۴۰
قیمت :

ناشر
مظہر السنہ پبلکیشن
مظہر الثقافۃ السنیۃ الاسلامیہ
مقام و پوسٹ: کلمب، تعلقہ کرجت، ضلع رائے گڑھ،
مہاراشٹر، انڈیا۔

انتساب

اپنے دو مشفق استاذ

علامہ مفتی حسین باقوی

استاذ جامعہ سعدیہ

اور

علامہ مفتی ابراہیم مدنی قادری

پرنسپل مدرسہ سراج الہدی، منچ، منگلور

کے نام

جن کی فقہی بصیرت کی برکتوں سے مجھے فقہ شافعی میں شد بد نصیب ہوئی۔

مشمولات

پیشِ لفظ

مفتی رفیق سعدی صاحب، فقہ شافعی میں سرخیل کی حیثیت رکھتے ہیں ۔آپ کی ذات میں ایک بہت بڑی خوبی یہ ہے کہ عمدۃ السالک ،فتح المعین ، شرح المحلی چار جلدیں اور تحفۃ المحتاج مع حاشیتان دس جلدیں تقریباً مکمل آپ کے درس میں شامل رہیں اور آپ نے ان ساری کتابوں میں تبحر حاصل کیا۔ طالب علمی کے آخری ایام میں یعنی افتا کے کورس کے دوران تحقیق وتدقیق نے آپ کی ذات میں چار چاند لگا دیے۔

آپ کی نظر فقہ شافعی پر کیسی ہے؟ اسے آپ سے قریب رہنے والے علما اور طلبہ بخوبی جانتے ہیں، فقہ شافعی کے تعلق سے آپ کے جوابات بہت شستہ اور اطمینان بخش ہوا کرتے ہیں۔

''داڑھی کا شرعی حکم فقہ شافعی کی روشنی میں'' داڑھی کے مسئلہ پر آپ کی ایک عمدہ تحقیق ہے جس میں یہ بتایا گیا کہ شافعی مذہب کی رو سے داڑھی کی کوئی حد ہے یا نہیں، داڑھی رکھنا مذہب شافعی میں واجب ہے یا سنت، کسی مسلک کے اصول مختلف ہونے کی وجہ سے کس طرح احکامات میں تبدیلی آتی ہے وغیرہ وغیرہ ۔اسی طرح بعض وہ لوگ جو اختلافی مسائل میں ناسمجھی کی وجہ سے متشدد ہو جاتے ہیں، ان کے لیے دل پذیر انداز میں نصیحتیں بھی کی گئی ہیں۔

اس کتاب کی طباعت کا سارا ذمہ محسن قوم جناب جمیل تانبے (کھیڑ) نے اپنے سر 3
لیا، ہم ان کے تہہ دل سے شکر گزار ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ انہیں اور ان کے اہل خانہ کو دنیا و آخرت میں شاد و آباد رکھے۔ آمین

امید ہے کہ آپ حضرات بھی آئندہ فقہ شافعی کی ترویج و اشاعت میں ہمارے ساتھ ہوں گے۔ اور مسلک شافعی کی دیگر کتابوں کی طباعت میں ہمارا تعاون کریں گے۔

فرد قائم ربط ملت سے ہے، تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں، اور بیرونِ دریا کچھ نہیں

محمد عامر کواری رضوی مصباحی
خادم تدریس دار العلوم مظہر الثقافۃ السنیۃ

□□□

4

عرضِ مرتب

ائمۂ مجتہدین کے اپنے اپنے اصول وقواعد ہوتے ہیں ان اصول وقواعد کی روشنی میں ایسے مسائل میں اجتہاد کیا جاتا ہے جن میں اجتہاد کی گنجائش ہوتی ہے۔

داڑھی کا مسئلہ بھی انھیں اجتہادی مسائل میں شمار کیا جاتا ہے مگر کچھ لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ داڑھی کا مسئلہ غیر اجتہادی ہے، ایسے لوگوں کی غلط فہمی دور کرنے کے لیے ہم نے یہ رسالہ ترتیب دیا ہے، لہٰذا اس مسئلہ میں جو لوگ غلط فہمی کا شکار ہیں ان سے ہماری گزارش ہے کہ نہایت سنجیدگی کے ساتھ اس رسالہ کا مطالعہ کریں اور نتیجے تک پہنچیں، صرف ورق گردانی کرنا اور کہیں سے کسی عبارت کو لے کر ہوا خیزی کرنا اور دوسروں پر کیچڑ اچھالنا ''کار عقلمنداں نیست'' اس لیے کہ بعض لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ اگر ان کے سامنے کوئی اختلافی مسئلہ پیش ہوتو وہ غور وفکر کئے بغیر مقابل پر طعنہ زنی اور اس کی دل شکنی کرنے لگتے ہیں علما اور بزرگوں کا سارا احترام بالائے طاق رکھ دیتے ہیں۔ ؎

تمھیں کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہے

ہماری التجا ہے کہ اگر کوئی شخص ائمہ اربعہ میں سے کسی امام کا مقلّد ہو اور اس کے سامنے اس کے مسلک کے برخلاف کوئی مسئلہ آجائے تو اسے کسی عالم سے جا کر پوچھنا چاہیے اور ائمہ کے اختلافات کی رحمت کو سمجھنا چاہیے۔ اپنی طرف سے رائے زنی کرنا، عقل کے گھوڑے دوڑانا اور کسی دوسرے امام کے مقلّد کو بلا وجہ فاسق وفاجر قرار دینا بہت بری بات ہے۔

کسی امام کے مسلک کو بیان کرنے میں ہمارے علما کس قدر احتیاط فرماتے تھے

4 ۔فتاوی رضویہ کے حوالے سے پیشوائے اہل سنت' اعلی حضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ کی سیرت کا ایک گوشہ ملاحظہ فرمائیں۔

آپ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر امام شافعی المذہب ہو اور مقتدی حنفی تو ان امور میں جو حنفی کو جائز نہیں جیسے آمین بالجہر کہنا اور رفع یدین اور قومہ میں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا امام کی متابعت کرے یا نہ کرے؟ اور ایسے ہی مقتدی شافعی المذہب کو اپنے مذہب کے خلاف امور میں امام حنفی المذہب کی رعایت چاہیے یا نہیں؟ اور اگر متابعت کرے تو اس کی نماز کا کیا حال؟ بینوا توجرو۔

اس سوال کے جواب میں امام اعظم رضی اللہ عنہ کے مسلک کو تحقیق سے بیان فرمانے کے بعد' حضور اعلی حضرت رضی اللہ عنہ' شافعی مسلک بیان کرنے کے تعلق سے فرماتے ہیں۔

رہا یہ کہ ایسی صورت میں شافعی کو کیا چاہیے، یہ علمائے شافعیہ سے پوچھا جائے۔

خلاصہ ودرمختار میں ہے:

ولو قيل للحنفى ما مذهب الامام الشافعى فى كذا وجب ان يقول "قال ابو حنيفه كذا" اھ

اگر کسی حنفی سے سوال کیا جائے کہ امام شافعی رضی اللہ عنہ کا مسلک فلاں مسئلہ کے بارے میں کیا ہے تو جوابا یہ کہنا واجب ہے کہ امام ابوحنیفہ کا مسلک یہ ہے اھ

مندرجہ ذیل عربی عبارت کو نقل فرمانے کے بعد اعلی حضرت اپنی رائے یوں ظاہر فرماتے ہیں۔

"اقول ولا شک ان الرجل بمذهبه ادرى وامر الفتيا امر وادهى فترك اجتراء على مذهب غيره احق واحرى والله تعالى اعلم وعلمه اتم واحكم"۔

5 اقول (میں کہتا ہوں) اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر آدمی اپنے مذہب کو خوب جانتا ہے اور فتوی جاری کرنے کا معاملہ نہایت ہی سخت اور دشوار ہے، پس دیگر مذہب پر جرأت کا ترک ہی زیادہ مناسب و لائق ہے، اللہ تعالی سب سے بہتر جانتا ہے اس کا علم اتم اور سب سے کامل ہے۔ (ت)

(ماخوذ: فتاوای رضویہ، جلد ششم مرکز اہلسنت برکات رضا، پور بندر، گجرات)

حضور اعلی حضرت رضی اللہ عنہ کی یہ احتیاط ہمارے لیے مشعل راہ ہے مقام فکر ہے ؎

تیرے غلاموں کا نقش قدم ہے راہ خدا
وہ کیا بہک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے

کیا آج ہم اپنے آپ کو اسلاف کے ان طریقوں پر گامزن پاتے ہیں؟ اگر نہیں تو ہمیں اپنے افعال و اعمال میں تبدیلی لانی ہوگی خود کو بدلنا ہوگا۔

امید ہے میری ان باتوں پر ضرور غور کیا جائے گا۔ اور آئندہ مذاہب اربعہ کے ماننے والے انہیں مثالوں کو پیش کریں گے جس کا درس ہمیں اعلی حضرت رضی اللہ عنہ کی زندگی سے ملتا ہے۔ ؎

ہویدا آج اپنے زخم پنہاں کر کے چھوڑوں گا
لہو رو رو کے محفل کو گلستاں کر کے چھوڑوں گا

فقیر محمد رفیق قادری سعدی افضلی عفی عنہ الباری

muftirafiquesaadi@gmail.com

داڑھی کا شرعی حکم

فقہ شافعی کی روشنی میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی زین الرجال باللحی ÷ وارشدنا لاتباع سنن الھدی ÷ والصلاۃ والسلام علی سیدنا بدر الدجی ÷ وعلی آلہ وصحبہ الذین ھم نجوم من اہتدی ÷ وعلی الائمۃ المجتہدین جعل اختلافھم رحمۃ لمن باتباعھم اکتفی ÷ وخاب من اطلق لسانہ علی خلاف اعلام سبل الھدی۔ اما بعد

داڑھی کی شرعی حیثیت

اعفاء اللحیۃ یعنی داڑھی بڑھانا شریعت میں ایک امر مطلوب ہے۔ اور داڑھی بڑھانے کے مطالبہ کے بارے میں امت مسلمہ میں کوئی اختلاف نہیں، ہر کوئی تسلیم کرتا ہے کہ شریعت مطہرہ میں داڑھی بڑھانے کا مطالبہ وارد ہے۔ لیکن بعض فقہا نے داڑھی بڑھانے کی حد مقرر کی، جب کہ بعض نے اس کی کوئی حدّ مقرر نہیں فرمائی۔ چنانچہ محقق مذہب بلانزاع، ولی اللہ بلا دفاع، قطب الاقطاب، محی السنۃ، ثانیٔ شافعی، محرر مذہب ابوزکریا امام یحیی بن شرف نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:

وقد اختلف السلف هل لذلک حد؟ فمنهم من لم يحدد شيئا في ذلک إلا انه لا يتركها لحدّ الشّهرة ويأخذ منها، و كره مالک طولها جدًا، ومنهم من حدد بما زاد على القبضة فيزال، ومنهم من كره الأخذ منها إلا في حج أو عمرة

7 ...... .والمختار ترک اللحیة علی حالها وألا یتعرّض لها بتقصیر شیء اصلا۔

یعنی متقدمین کا اس میں اختلاف ہے کہ داڑھی کاٹنے کی کوئی حد ہے یا نہیں؟ بعض علمانے داڑھی کی بالکل حد مقرر نہیں فرمائی ۔البتہ داڑھی کو اس طرح نہ چھوڑ دیا جائے جس سے وہ بری معلوم ہو لہٰذا اس کو کاٹ کر کم کر لے۔امام مالک نے داڑھی کے بہت زیادہ بڑھ جانے کو مکروہ کہا ہے اور بعض علمانے داڑھی کی حد مقرر فرمائی' کہ داڑھی قبضہ سے زیادہ ہو تو اس کو کاٹ کر کم کر دیا جائے اور بعض علمانے فرمایا ہے کہ حج اور عمرہ کے موقع کے سوا داڑھی کو کاٹنا مکروہ ہے۔.......... معتمد یہ ہے کہ داڑھی کو اس کے حال پر چھوڑ دیا جائے اور بالکل نہ کاٹا جائے۔ (شرح مسلم: ۱۵۱/۳)

داڑھی بڑھانے کی حد مقرر کرنے والے علمائے دین بھی کسی ایک رائے پر متفق نہیں ہوئے بلکہ مختلف علمائے کرام نے اعفاء اللحیہ کی مختلف حدیں پیش کیں۔

(۱) بعض علمائے کرام فرماتے ہیں:

والإعفاء ترکها حتی تکث وتکثر والسنة قدر القبضة فما زاد قطعه۔

یعنی اعفا کہتے ہیں داڑھی کو بڑھانا حتی کہ گھنی اور زیادہ ہو جائے اور سنت یہ ہے کہ ایک مشت ہو اور جو ایک مشت سے زیادہ ہو اسے کاٹ دیا جائے۔ (کنز الدقائق: ۵۵/۲)

(۲) شارح بخاری علامہ عینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ

"ان معنی ذلک (الاعفاء) عندی مالم یخرج من عرف الناس"۔

یعنی میرے نزدیک اعفا کا معنی یہ ہے کہ عرف کے مطابق ہو۔

(عمدۃ القاری: ۴۷/۲۲)

(۳) بعض علمانے فرمایا کہ اعفاء اللحیۃ کی حد "قبضہ" یعنی ایک مشت ہے۔

(عمدۃ القاری: ۴۶/۲۲)

یوں ہی اعفاء اللحیہ کے شرعی حکم میں بھی علماے کرام کے درمیان اختلاف 7
رہا ہے۔بعض علمانے اعفاء اللحیۃ کوواجب قرار دیا ہے اور بعض نے سنت قرار دیا۔
علماے شافعیہ کے نزدیک اعفاء اللحیہ سنت ہے۔اس بارے میں علماے شافعیہ کے درمیان کوئی اختلاف نہیں۔

داڑھی مونڈانا:

داڑھی مونڈانا ایک ناپسندیدہ امر اور شریعت میں منع ہے۔اس بارے میں بھی کسی کا کوئی اختلاف نہیں،لیکن داڑھی مونڈانے کی حرمت میں علماے کرام کا اختلاف رہا ہے۔ شافعی مذہب کے علاوہ تینوں مسلکوں میں داڑھی مونڈانا حرام ہے ۔لیکن مسلک شافعی میں داڑھی مونڈانے کی حرمت میں اختلاف ہے،بعض علماے کرام نے مونڈانے کو حرام کہا،جب کہ بعض علماے کرام نے مکروہ تنزیہی قرار دیا۔

محرر مذہب امام نواوی،شیخ مذہب امام رافعی،خاتمۃ المحققین ابن حجر مکی،امام شمس الدین محمد رملی،امام احمد رملی،شیخ خطیب شربینی،حجۃ الاسلام امام غزالی،شیخ الاسلام زکریا انصاری،شیخ سلیمان بجیرمی،شیخ ابراہیم باجوری،شیخ سلیمان جمل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جیسے جید علماے دین کا کہنا ہے کہ داڑھی مونڈانا مکروہ ہے۔

چنانچہ امام ابن حجر ہیتمی مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:

ذکروا هنا في اللحية ونحوها خصالا مکروهة منها نتفها وحلقها وکذا الحاجبان ولاينافيه قول الحليمي لا يحل ذلک لإمکان حمله علی ان المراد نفي الحل المستوی الطرفين والنص علی ما يوافقه إن کان بلفظ لا يحل يحمل علی ذلک او يحرم کان خلاف المعتمد۔

فقہاے کرام نے اِس جگہ (یعنی عقیقہ کے باب میں) ان عادتوں کو بیان فرمایا جو

داڑھی وغیرہ میں مکروہ ہیں۔ان عادتوں میں داڑھی کواکھیڑنااورمونڈنابھی شامل ہے۔یہی 8
حکم دونوں ابروؤں کا ہے۔اورعلامہ حلیمی کایہ قول کہ''لایحل'' داڑھی منڈانے اوراسے اکھیڑنے کےمکروہ ہونے کے منافی نہیں ہے۔اس لیے کہ یہ ممکن ہے کہ ان کےقول سے حلتِ مستویٔ طرفین کی نفی مراد لی جائے' اوراگرعلامہ حلیمی کےقول''لایحل''کوحلت مستویٔ طرفین کی نفی پرمحمول کیاجائے تو وہ قول نصوص شافعیہ کے موافق ہوگا۔اوراگر''لایحل''کوحرام ہونے پرمحمول کیاجائےتووہ''قولِ معتمد''کےخلاف ہوگا۔

(تحفۃ المحتاج فی شرح المنہاج:۹/۳۷۶)

اورامام رملی صغیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نےفرمایا:

ویندب فرق الشعر وترجیلہ وتسریح اللحیۃ، ویکرہ نتفھا وحلقھا ونتف الشیب۔

یعنی بالوں میں مانگ نکالنا' کنگھی کرنا'اورداڑھی میں کنگھی کرناسنت ہے۔داڑھی اکھیڑنا'مونڈنا'اورسفیدبالوں کواکھیڑنامکروہ ہے۔

(نہایۃ المحتاج إلی شرح المنہاج:۸/۱۴۹)

اوراس سلسلہ میں ایک سوال کے جواب میں امام احمد رملی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:

بان حلق لحیۃ الرجل ونتفھامکروہ لاحرام،وقول الحلیمی فی منھاجہ لایحل لاحدان یحلق لحیتہ ولاحاجبیہ ضعیف۔

مردکی داڑھی کومونڈنااوراسے اکھیڑنامکروہ ہے' حرام نہیں۔اورعلامہ حلیمی کااپنی کتاب''منہاج''میں یہ کہنا کہ''اپنی داڑھی اورابروؤں کومنڈاناکسی کے لیے جائزنہیں''یہ قول ضعیف ہے۔ (فتاوی الرملی:۴/۶۹)

اورمزید عبارتیں ملاحظہ فرمائیں:

(۱) امام خطیب شربینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے منہاج کی شرح میں[4] فرمایا:

ویکرہ نتف اللحیۃ اول طلوعھا۔

یعنی داڑھی جڑ سے اکھیڑنا مکروہ ہے۔ (مغنی المحتاج:۶/۱۴۴)

(۲) شیخ الاسلام زکریا انصاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:

(و) یکرہ (نتفھا) ای اللحیۃ۔

داڑھی کو اکھیڑنا مکروہ ہے۔ (اسنی المطالب:۱/۵۵۱)

(۳) امام رملی کبیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسنی المطالب کی شرح میں فرمایا:

(قولہ ویکرہ نتفھا) ای اللحیۃ إلخ ومثلہ حلقھا فقول الحلیمی فی منھاجہ لا یحل لاحد ان یحلق لحیتہ, ولا حاجبیہ ضعیف۔

''داڑھی کو اکھیڑنا مکروہ ہے'' اسی طرح داڑھی کا مونڈانا بھی مکروہ ہے۔ لہٰذا علامہ حلیمی نے اپنی کتاب ''منہاج'' میں جو یہ فرمایا کہ اپنی داڑھی اور ابروؤں کو منڈانا کسی کے لیے جائز نہیں' یہ قول ضعیف ہے۔ (حاشیۃ اسنی المطالب:۱/۵۵۱)

(۴) شیخ سلیمان بجیرمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:

إن حلق اللحیۃ مکروہ حتی من الرجل ولیس حراما۔

یعنی داڑھی مونڈانا مکروہ ہے' حتی کہ مردوں کے لیے بھی' اور داڑھی مونڈانا حرام نہیں۔ (تحفۃ الحبیب علی شرح الخطیب:۴/۳۴۶)

(۵) قال الشیخان (النووی والرافعی) یکرہ حلق اللحیۃ.

شیخین کریمین امام نووی اور امام رافعی رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ داڑھی مونڈانا مکروہ ہے۔ (إعانۃ الطالبین:۱/۳۴۰)

(۶) امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:

واما الفطرة، فقد اختلف فی المراد بها هنا ذهب اکثر العلماء إلی انها السنة، ثم إن معظم هذه الخصال لیست بواجبة عند العلماء، و فی بعضها خلاف فی وجوبه کالختان والمضمضة والاستنشاق۔

فطرت کے معنی میں علما کا اختلاف ہے۔ اکثر علما کا کہنا ہے کہ فطرت کا معنی ''سنت'' ہے۔ پھر علما کے نزدیک ان عادتوں میں زیادہ تر واجب نہیں، البتہ بعض امور کے واجب ہونے میں اختلاف ہے، جیسا کہ ختنہ کرنا، کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا۔

(شرح مسلم: ۱۴۸/۳)

خلاصہ یہ ہے کہ علماے شافعیہ میں سے کسی نے بھی یہ نہیں کہا ہے کہ ایک مشت داڑھی رکھنا واجب ہے۔ بلکہ ان کا اختلاف داڑھی مونڈانے کے متعلق ہے کہ داڑھی مونڈانا حرام ہے یا نہیں۔ اکثر علماے شافعیہ نے حرمت کا انکار کیا ہے اور مکروہ کہا ہے۔

کیا فتح المعین میں داڑھی کو ایک مشت سے کم کرنا حرام قرار دیا گیا ہے؟

بعض لوگ کہتے ہیں کہ شافعی مسلک میں ایک مشت داڑھی رکھنا واجب ہے اس کے ثبوت میں وہ ''فتح المعین'' کی ایک عبارت پیش کرتے ہیں۔ لہٰذا یہاں ہم فتح المعین کی پیش کردہ اُس عبارت کے تعلق سے گفتگو کریں گے۔ فتح المعین میں ہے۔

''ویحرم حلق لحیة''

یعنی داڑھی مونڈانا حرام ہے۔

فتح المعین کی یہ عبارت کسی بھی طرح ایک مشت داڑھی کے واجب ہونے کی دلیل نہیں بن سکتی۔ یہی حال علامہ حلیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اس عبارت کا ہے۔ '' **لا یحل لاحد ان یحلق لحیته و لا حاجبیه** ''یعنی داڑھی اور ابروؤں کو مونڈانا کسی کے لیے جائز نہیں۔ یہ عبارت ایک مشت داڑھی کے واجب ہونے پر اشارۃً بھی دلالت نہیں کرتی۔ ان

عبارتوں میں داڑھی مونڈانے کو حرام کہا گیا ہے، نہ کہ ایک مشت سے کم کرنے کو۔ پھر علماے 9
شافعیہ نے مونڈانے کی حرمت کے مذکورہ قول پر اپنی کیا آرا ظاہر فرمائیں؟ پچھلے صفحات میں آپ خود ملاحظہ کر چکے ہیں یاد دہانی کے لیے ایک عبارت دیکھ لیجئے۔

امام رملی کبیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:

(قوله ويكره نتفها) اى اللحية إلخ ومثله حلقها فقول الحليمى فى منهاجه لا يحل لاحد ان يَحْلِقَ لحيتَه، ولا حاجبيه ضعيف۔

شیخ الاسلام امام زکریا انصاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس قول کہ ''داڑھی کو اکھیڑنا مکروہ ہے'' اس کی تشریح فرماتے ہوے امام رملی کبیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ''اسی طرح داڑھی کا مونڈانا بھی مکروہ ہے۔ لہٰذا علامہ حلیمی نے اپنی کتاب ''منہاج'' میں جو یہ فرمایا کہ اپنی داڑھی اور ابروؤں کو منڈانا کسی کے لیے جائز نہیں، یہ قول ضعیف ہے۔

(حاشیۃ اسنی المطالب: ۱/۵۵۱)

فقہ شافعی میں امام نووی و امام رافعی رحمہا اللہ تعالیٰ کے قول کی اہمیت:

تلمیذ امام ابن حجر مکی، شیخ الہند علامہ زین الدین مخدوم ثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''فتح المعین'' میں رقمطراز ہیں۔

''إعلم ان المعتمد فى المذهب للحكم و الفتوى ما اتفق عليه الشيخان فما جزم به النووى فالرافعى فما رجحه الاكثر فالاعلم فالاورع''۔

یعنی اگر کسی مسئلہ میں امام نووی اور امام رافعی رحمۃ اللہ علیہما کا اتفاق ہو تو وہی مسئلہ معتمد قرار پائے گا۔ اور اگر کسی مسئلہ میں اِن دونوں اماموں کا اختلاف ہو جائے تو امام نووی کا قول معتمد ہوگا۔ اور اگر امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتابوں میں کسی مسئلہ کا حکم موجود نہ ہولیکن اس مسئلہ کا حکم امام رافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کسی کتاب میں موجود ہو تو وہی مسئلہ معتمد

10 ہوگا۔اور اگر کوئی مسئلہ ان دونوں اماموں میں سے کسی امام کی کسی بھی کتاب میں موجود نہ ہوتو اکثر علما جسے راجح قرار دیں وہی معتمد ہوگا............۔ (فتح المعین:۶۲۳)

اور شیخین کریمین امام نووی اور امام رافعی رحمۃ اللہ علیہما اس بات پر متفق ہیں کہ داڑھی بڑھانا سنت ہے اور مونڈنا مکروہ تنزیہی ہے۔چنانچہ اعانۃ الطالبین میں ہے۔

"قال الشیخان (النو اوی و الرافعی) یکرہ حلق اللحیۃ."

شیخین کریمین امام نووی اور امام رافعی رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ داڑھی مونڈنا مکروہ ہے۔ (اعانۃ الطالبین:۱/۳۴۰)

لہٰذا یہی قول مسلک شافعی میں معتمد ہوگا اور اسی قول پر فتوی دیا جائے گا۔

فقہ شافعی میں امام ابن حجر مکی اور امام رملی رحمۃ اللہ علیہما کے قول کی اہمیت:

شیخین کریمین امام نووی اور امام رافعی رحمۃ اللہ علیہما کے زمانے کے بعد خاتمۃ المحققین امام ابن حجر مکی اور شیخ مذہب امام رملی کا زمانہ آیا۔ان اماموں نے امام نووی اور امام رافعی کی ساری نصوص کا احاطہ کیا اور تحقیق وتدقیق کے بعد اپنی کتابوں میں جمع کیا۔لہٰذا علمائے کرام نے اس بات پر اتفاق کرلیا کہ اب ان دونوں اماموں کے اقوال کی مخالفت جائز نہیں۔

امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''تحفۃ المحتاج'' میں امام شافعی رضی اللہ عنہ کی تمام نصوص کا احاطہ کیا' اسے اپنی تحقیقات انیق سے مزین فرمایا پھر اس کتاب کو امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی موجودگی میں فقہ شافعی کے متبحرین علمائے کرام کے سامنے پڑھا گیا اور ان علمانے اس کتاب پر مہر تصدیق ثبت فرمائی۔علما کی یہ تصدیقات اتنی کثرت سے تھیں کہ کتاب کی صحت حد تواتر تک پہنچ گئی۔ یوں ہی علامہ جمال محمد رملی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''نہایۃ المحتاج'' بھی اس وقت کے چار سو علمائے اعلام کے سامنے پڑھی گئی اس محفل

میں امام رملی خود بھی موجود تھے۔ پھر ان علمائے کرام نے اس کتاب پر تنقید و تصحیح کی یہاں تک 10
اس کتاب کی صحت بھی حد تواتر کو پہنچ گئی۔[4]

اسی لیے صاحب ترشیح علامہ سید علوی بن احمد سقاف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اصطلاحات فقہ شافعی پر لکھی گئی اپنی کتاب ''فوائد مکیہ'' میں نقل فرماتے ہیں۔

لاتجوز الفتوی بما یخالفهما (ای ابن حجر و الرملی) بل بمایخالف التحفة و النهایة۔

یعنی فتوے میں امام ابن حجر مکی اور امام رملی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کے قول کی مخالفت کرنا جائز نہیں، خصوصی طور پر تحفۃ المحتاج اور نہایۃ المحتاج کی۔

(الفوائد المدنیۃ: ۵۹، الفوائد المکیۃ: ۱۲۲)

اس سے یہ عیاں ہو گیا کہ مسلک شافعی میں امام ابن حجر مکی اور امام رملی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کے اقوال کی مخالفت جائز نہیں۔ اور داڑھی کے مسئلے میں ان اماموں کا کیا موقف ہے۔ آپ پچھلے صفحات میں ملاحظہ کر چکے ہیں یعنی دونوں اماموں کے نزدیک داڑھی بڑھانا سنت ہے اور مونڈانا مکروہ تنزیہی ہے۔ لہٰذا یہی مسلک شافعی ہے اور اسی پر فتویٰ دیا جائے گا۔

کتبِ شافعیہ میں مکروہ کا اطلاق:

مسلک حنفی کی کتابوں میں ''مکروہ'' کا اطلاق غالباً مکروہِ تحریمی پر ہوتا ہے۔ اب ہمارے بعض وہ حنفی بھائی جن کی نظر فقہ حنفی پر تو گہری ہوتی ہے لیکن فقہ شافعی اور اس کے اصول وقواعد سے کبھی سابقہ نہیں پڑتا، انہیں جب کسی شافعی کتاب کے مطالعے یا تدریس کا موقعہ ملتا ہے تو وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ فقہ شافعی کی کتابوں میں بھی ''مکروہ'' سے مراد مکروہِ تحریمی ہے۔ اسی طرح بعض وہ شافعی حضرات جنہیں بالتدریج کسی شافعی فقیہ سے فقہ شافعی پڑھنے کا موقعہ نہ ملا ہو، ایسے حضرات بھی اس قسم کی اصطلاحوں سے مغالطے میں پڑ جاتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ شافعی مسلک کی کتابوں میں مکروہ کا اطلاق مکروہ تنزیہی پر ہوتا ہے۔ چنانچہ علامہ سلیمان بجیرمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:

''الکراھۃ متی اطلقت انصرفت إلی کراھۃ التنزیہ''۔

یعنی جب مطلقا مکروہ کا لفظ استعمال کیا جائے تو اس سے مراد مکروہ تنزیہی ہوگا۔

(تحفۃ الحبیب علی شرح الخطیب:۲/۲۸۶)

اس کے علاوہ سید عمر برکات ابن مرحوم سید محمد برکات شامی نے اپنی کتاب'' فیض الالٰہ المالک''۱/۲۱ میں اور امام جلال الدین محلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب''کنز الراغبین''میں فرمایا کہ مطلقا مکروہ سے مراد مکروہ تنزیہی ہے۔

اب مکروہ کی تعریف شافعی مسلک کی معتمد کتاب کے حوالے سے ملاحظہ فرمائیے:۔

امام بیضاوی اپنی کتاب''منہاج الاصول''میں فرماتے ہیں:

''والمکروہ مایمدح تارکہ ولایذم فاعلہ''۔

یعنی مکروہ کو ترک کرنے والے کی ستائش کی جائے گی اور اس کے کرنے والے کی مذمت نہیں کی جائے گی۔

(نہایۃ السوال شرح منہاج الاصول:۱/۴۴)

ان ساری باتوں سے یہ بات دن کے اجالے سے زیادہ روشن ہوگئی کہ فقہ شافعی میں مکروہ کا اطلاق مکروہ تنزیہی پر ہوتا ہے۔

اگر مکروہ سے مراد مکروہ تحریمی ہوتا تو داڑھی مونڈانے کو مکروہ قرار دینے والے علمائے کرام علامہ حلیمی کے قول''لا یحل لاحد ان یَحلِقَ لحیتَہ'' پر اعتراضات نہ کرتے اس لیے کہ مکروہ تحریمی کو''لا یحل'' سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔ لہٰذا ان علما کا اعتراض کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ شافعی مسلک میں مکروہ کا اطلاق مکروہ تنزیہی پر ہوتا ہے۔

نہی عن المنکر کب کیا جائے؟

دین اسلام میں چند ایسے مسائل ہیں جن کے ثبوت کے لیے قطعی دلیل موجود نہ ہونے کی وجہ سے ائمہ کرام کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔انہیں اجتہادی مسائل کہتے ہیں۔اورداڑھی کا مسئلہ بھی انہیں اجتہادی مسائل میں سے ایک ہے۔اس طرح کے اختلافی مسائل میں ایک دوسرے پر لعن طعن کرنا اور ایک دوسرے کی دل شکنی کرنا جائز نہیں۔چنانچہ حجۃ الاسلام امام محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب ''احیاء العلوم''میں بھلائی کاحکم دینے اور برائی سے روکنے کی شرائط بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ :

الشرط الرابع ان یکون کونه منکرا معلوما بغیر اجتهاد فکل ما هو فی محل الاجتهاد فلا حسبة فلیس للحنفی ان ینکر علی الشافعی اکله الضب والضبع ومتروک التسمیة۔

یعنی امر بالمعروف اورنہی عن المنکر کی چوتھی شرط یہ ہے کہ جس برائی سے منع کیا جارہاہے اس کے بارے میں یہ معلوم ہونا چاہئے کہ وہ اجتہادی مسئلہ نہیں ہے۔لہٰذا جو مسئلہ اجتہادی ہو اس پر''نہی عن المنکر''نہیں کیا جائے گا۔اس لیے کسی حنفی کے لیے یہ جائز نہیں کہ گوہ، بجّو اور ایسے جانور کے کھانے پر جس کے ذبح کرتے وقت بسم اللہ نہ پڑھی گئی ہو کسی شافعی پر انکار کرے۔ (احیاء علوم الدین:۲/۳۲۵)

اسی طرح مور کا گوشت کھانے ،مور کے پروں کا استعمال کرنے اورانہیں مزارات میں رکھنے پر کسی حنفی کی مذمت کرنا ہم شافعیوں کے لیے جائز نہیں۔کیوں کہ مسلک حنفی میں مور کا گوشت کھانا اوراس کے پر کا استعمال کرنا جائز ہے۔

اختلافی مسائل کے بارے میں ہمارا رویہ کیسا ہونا چاہئے اس بارے میں شرح مسلم کی ایک مختصر اور جامع عبارت ملاحظہ فرمائیے۔امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے

ہیں۔

ثم العلماء انما ينكرون ما اجمع عليه اما المختلف فيه فلا انكار فيه لان على احد المذهبين كل مجتهد مصيب وهذا هو المختار عند كثيرين من المحققين او اكثرهم وعلى المذهب الآخر المصيب واحد والمخطیء غير متعين لنا والاثم مرفوع عنه لكن ان ندبه على جهة النصيحة إلى الخروج من الخلاف فهو حسن محبوب مندوب إلى فعله برفق فان العلماء متفقون على الحث على الخروج من الخلاف اذا لم يلزم منه اخلال بسنة او وقوع فی خلاف آخر۔

(شرح مسلم:۲/۲۳)

یعنی علما اُن مسائل پر ''نہی عن المنکر'' کرتے ہیں جن پر اجماع ہو۔ رہے اختلافی مسائل تو ان میں نہی عن المنکر نہیں کیا جاتا' اس لیے کہ مجتہد کے خاطی اور مصیب ہونے کے بارے میں علما کے دو نظریوں میں سے ایک یہ ہے کہ ہر مجتہد مصیب ہے۔ اور یہی اکثر محققین کے نزدیک معتمد ہے۔ علما کا دوسرا نظریہ، یہ ہے کہ مجتہدین میں سے ایک مصیب ہے اور ان میں مخطی کون ہے یہ ہمیں معلوم نہیں اور اجتہاد میں خطا کرنے والے مجتہد سے گناہ اٹھالیا گیا ہے۔ البتہ کسی کا نصیحت کے طور پر نرمی کے ذریعے اختلاف سے بچنے کی ترغیب دینا ایک بہتر' پسندیدہ اور مندوب کام ہے۔ اس لیے کہ اختلاف سے بچنے کی ترغیب دینے کے معاملے میں علمائے کرام متفق ہیں' یہ اس صورت میں ہے جب کہ اختلاف سے بچنے پر کسی سنت میں خلل اندازی یا دوسرے اختلاف میں پڑنا لازم نہ آئے۔

اس سے پتہ چلا کہ اختلافی مسائل میں ''نہی عن المنکر'' نہیں کیا جائے گا۔ اور داڑھی بھی اختلافی مسئلہ ہے۔ لہٰذا داڑھی کو ایک مشت سے کم کرنے یا منڈانے پر کسی شافعی کو فاسق و فاجر نہیں کہا جائے گا اور نہ ہی اس کی مذمت اور دل شکنی کی جائے گی۔ البتہ اگر کوئی

محبت اور نرمی کے ساتھ کسی شافعی کو داڑھی بڑھانے کی ترغیب دے، تو ہم بھی اس کی تحسین 12
4
کریں گے۔

اختلافی مسائل میں انکار کی ایک صورت یہ ہے کہ داڑھی کو مونڈانے والا یا ایک مشت سے کم کرنے والا اگر داڑھی منڈانے اور ایک مشت سے کم کرنے کو گناہ سمجھتا ہے تو اسے اس فعل سے منع کیا جائے گا اور اس کی مذمت کی جائے گی۔ اس لیے کہ ہر شخص پر اُس کے اعتقادِ (فقہی) کے مُطابق ہی حکم لگایا جاتا ہے۔ جیسا کہ امام رملی صغیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب ''نہایۃ المحتاج'' میں صراحت فرمائی ''**ويجب الإنكار على معتقد التحريم، وإن اعتقد المنكر إباحته، لأنه يعتقد حرمته بالنسبة لفاعله باعتبار عقيدته**''۔ (نہایۃ المحتاج:۸/۴۸)

سنت مؤکدہ اور مسلک شافعی:

داڑھی رکھنا شافعی مذہب میں سنت مؤکدہ ہے، اس لیے کوئی کہہ سکتا ہے کہ جب شافعی مذہب میں داڑھی رکھنا سنت مؤکدہ ہے تو اِس کے ترک کی عادت بنانے والا گناہ گار ہوگا۔ اور اس کی وجہ سے وہ فاسق معلن بھی ہو جائے گا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ سنت مؤکدہ کو ترک کرنے کی عادت بنانا حنفی مذہب میں گناہ ہے، شافعی مذہب میں گناہ نہیں اور نہ ہی اس کی عادت بنانے والا فاسق وفاجر ہوتا ہے۔ جیسا کہ شیخ عبدالوہاب خلاف نے فرمایا: **مندوب مطلوب فعله على وجه التأكيد وهو لا يستحق تاركه العقاب،۔۔۔۔ويسمى هذا القسم السنة المؤكدة أو سنة الهدى۔**

یعنی وہ سنتیں جن کا کرنا تاکید کے ساتھ مطلوب ہو، اس کا ترک کرنے والا گناہ گار نہ ہوگا۔ اور سنت کی اس قسم کو سنت مؤکدہ اور سنت ھدیٰ کہتے ہیں۔ (علم اصول الفقہ:۱۱۲)

اس کے علاوہ فقہائے کرام کی عبارتوں سے ظاہر ہے کہ نفل، مندوب، مستحب، سنت، مسنون، حسن اور مرغوب فیہ، یہ سارے الفاظ باہم مترادف ہیں۔

جیسا کہ تحفۃ المحتاج میں امام ابن حجر مکی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ "النفل هو، والسنة، والتطوع، والحسن، والمرغّب فيه، والمستحب، والمندوب، والأولى مارجح الشّارع فعله على تركه مع جوازه، فهي كلّها مترادفة"

(تحفۃ المحتاج :۲/۲۱۹)

اور نفل کی دو قسمیں ہیں نفل مؤکد اور نفل غیر مؤکد۔ فقہائے کرام نفل مؤکد کو سنت مؤکدہ اور نفل غیر مؤکد کو سنت غیر مؤکدہ کہتے ہیں۔ اسی طرح سنت مؤکدہ کے لیے مستحب مؤکد یا مسنون مؤکد جیسے مترادف الفاظ استعمال کیے جاسکتے ہیں۔ اور سنت غیر مؤکدہ کے لیے مستحب غیر مؤکد یا مسنون غیر مؤکد کا استعمال ہوسکتا ہے۔

امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے "صلاۃ النفل" کے باب میں سنت مؤکدہ اور سنت غیر مؤکدہ دونوں کو درج فرمایا اور نفل کی تعریف یوں فرمائی۔

"مارجّح الشّارع فعله على تركه مع جوازه"

شارع نے جس کے کرنے کو نا کرنے پر ترجیح دی ہو باوجود یہ کہ اس کا ترک جائز ہو۔

یعنی امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے سنت مؤکدہ کا کرنا ثواب بتایا اور ترک کو جائز قرار دیا۔ جب سنت مؤکدہ کا ترک کرنا جائز ہوا تو اس کے ترک پر گناہ کیسے ہوگا؟۔

مزید وضاحت کے لیے کچھ باتیں پیش خدمت ہیں۔

دیکھئے! عیدین کی نماز سنت مؤکدہ ہے امام مزنی رضی اللہ عنہ نے امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرمایا کہ" ان من وجب عليه حضور الجمعة وجب عليه حضور العيدين"۔ یہاں" وجب عليه حضور العيدين" میں وجوب کو فقہائے کرام نے سنت مؤکدہ پر محمول کیا ہے جیسا کہ امام محمد رملی صغیر رحمہ اللہ نے فرمایا کہ" وحملوا نقل المزني

13 عن الشافعي أن من وجب عليه حضور الجمعة وجب عليه حضور العيدين على التأكيد فلا إثم ولا قتال بتركها" [4]

(نہایۃ المحتاج بشرح المنہاج:۲/۳۸۵)

یعنی امام مزنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو یہ نقل فرمایا کہ "ان من وجب عليه حضور الجمعة وجب عليه حضور العيدين" اس میں حضور العیدین کے وجوب کو فقہاے کرام نے سنت مؤکدہ پر محمول کیا ہے' لہٰذا عیدین کے ترک پر گناہ ہے نہ قتال۔

مندرجہ بالا عبارت سے ظاہر ہے کہ عیدین کی نماز کے ترک کرنے پر گناہ نہیں ہوتا، حالانکہ وہ سنت مؤکدہ ہے۔ اس سے واضح ہوا کہ سنت مؤکدہ کا ترک کرنے والا گناہ گار نہیں ہوتا۔

''سنت مؤکدہ کا ترک گناہ نہیں'' اس کی دلیل میں فقہاے شافعیہ نے حدیث طلحہ رضی اللہ عنہ کو پیش کیا ہے۔ جیسا کہ بخاری شریف میں ہے۔

"جاء رجل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم من أهل نجد .... فإذا هو يسأل عن الإسلام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم خمس صلوات في اليوم والليلة فقال هل علي غيرها قال لا إلا أن تطوع قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وصيام رمضان قال هل علي غيره قال لا إلا أن تطوع قال وذكر له رسول الله صلى الله عليه وسلم الزكاة قال هل علي غيرها قال لا إلا أن تطوع قال فأدبر الرجل وهو يقول والله لا أزيد على هذا ولا أنقص قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أفلح إن صدق ''

کہ نجد کا ایک شخص اللہ کے رسول ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا.........اس نے اللہ کے رسول ﷺ سے اسلام کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''شب

وروز میں پانچ نمازیں ہیں'' تو اس نے پوچھا ''کیا ان نمازوں کے علاوہ بھی کوئی نماز ہے؟'' تو اللہ کے رسول ﷺ نے ارشادفرمایا کہ نفل نمازوں کے سوا کوئی نماز نہیں۔ پھر اللہ کے رسول ﷺ نے رمضان کے روزوں کے بارے میں بتایا تو اس نے عرض کی کہ ''کیا ان روزوں کے علاوہ بھی کوئی روزے ہیں؟'' اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا ''نفل روزوں کے سوا کوئی روزے نہیں'' پھر اللہ کے رسول ﷺ نے اس کے سامنے زکوٰۃ کا ذکر فرمایا۔ تو اس نے پوچھا کہ ''کیا اس زکوٰۃ کے علاوہ اور بھی کوئی چیز واجب ہے؟'' اللہ کے رسول ﷺ نے ارشادفرمایا کہ نفل صدقات کے علاوہ کچھ نہیں'' تو راوی فرماتے ہیں وہ آدمی یہ کہتے ہوئے لوٹ گیا کہ اللہ کی قسم میں ان باتوں میں کوئی زیادتی اور کمی نہ کروں گا'' اللہ کے رسول ﷺ نے ارشادفرمایا کہ ''اگر اس نے سچ کہا تو وہ کامیاب ہے''

(صحیح البخاری رقم الحدیث:۴۶/صحیح مسلم رقم الحدیث:۱۰۹)

شرح المہذب میں اس حدیث کے بعد امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا

''واستنبط الشيخ أبو حامد وغيره منه أربعة أدلة......{الثالث} قوله صلى الله عليه وسلم إلا أن تطوع وهذا تصريح بان الزيادة على الخمس إنما تكون تطوعا{الرابع} أنه قال لا أزيد ولا انقص فقال النبي صلى الله عليه وسلم أفلح ان صدق۔ وهذا تصريح بأنه لا يأثم بترك غير الخمس''۔

''اس حدیث سے شیخ ابو حامد اور ان کے علاوہ دیگر علما نے چار مسئلوں کا استنباط کیا ہے۔........(تیسرا مسئلہ) اللہ کے رسول ﷺ کا قول ''الا ان تطوع'' یہ اس بات کی صراحت ہے کہ پانچ فرض نمازوں کے علاوہ باقی ساری نمازیں نفل میں شمار ہوں گی۔ (چوتھا مسئلہ) اعرابی نے کہا ''لا أزید ولا انقص'' تو (اعرابی کے یہ کہنے پر) نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا ''أفلح ان صدق'' اور یہ جملہ وضاحت کرتا ہے کہ وہ شخص پانچ نمازوں کے علاوہ کسی نماز کے چھوڑنے پر گناہ گار نہیں ہوگا۔''

(شرح المہذب:۱۹/۴)

14 ان باتوں سے واضح ہوا کہ پانچ وقت کی نمازوں کے سوا تمام نمازیں، نفل نمازیں ہیں۔اور جب پنج گانہ نمازوں کے علاوہ باقی سب نفل ہیں تو اس سے ظاہر[4] ہے کہ سنت مؤکدہ کا شمار بھی نفل میں کیا جائے گا، اور نفل کے ترک کرنے پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

داڑھی کو کترواکر ایک مشت سے کم کرنے والے امام کی اقتدا:

ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ داڑھی کو کترنے والے کی اقتدا میں نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں؟۔اس کا جواب یہ ہے کہ داڑھی کو کترنے والے کی اقتدا میں نماز پڑھنا بلا کراہت جائز ہے ،اگرچہ کاٹ کر ایک مشت سے کم کرے کیوں کہ فقہائے شافعیہ کے نزدیک داڑھی بڑھانا واجب نہیں، بلکہ سنت ہے اور سنت کو ترک کرنا گناہ نہیں، اور جب سنت کو ترک کرنا گناہ نہیں تو ترک کرنے والا فاسق بھی نہیں اور غیر فاسق کی اقتدا بلا کراہت جائز ہے۔

یاد رکھیے ! کہ فقہائے شافعیہ نے چند ایسی باتوں کا ذکر کیا ہے جن کا مرتکب فاسق تو نہیں ہوتا، لیکن مردود الشہادت ہو جاتا ہے ۔جیسا کہ سنن رواتب اور نماز وتر کو ترک کرنے کی عادت بنانا، نماز پنجگانہ کو اول وقت گزار کر پڑھنے کی عادت بنانا وغیرہ یعنی ان امور کا مرتکب فاسق نہیں ہوتا اس لیے کہ یہ گناہ نہیں ہیں، البتہ ان امور کا مرتکب مردود الشہادت ہو جاتا ہے۔ (دیکھئے بغیۃ المسترشدین:۲۹۹) لیکن فقہائے شافعیہ میں سے کسی نے بھی داڑھی کترنے والے کو مردود الشہادت نہیں قرار دیا اگرچہ کاٹ کر ایک مشت سے کم کرے، یعنی داڑھی کترنے والا نہ تو فاسق ہے اور نہ ہی مردود الشہادت۔

اب ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ داڑھی کو کترواکر ایک مشت سے کم کرنے والے شافعی امام کی اقتدا میں ایک حنفی کی نماز درست ہوتی ہے یا نہیں؟اس سلسلہ میں بلا کم وکاست، ایک حنفی فقیہ مفتئ اعظم ہالینڈ مفتی عبدالواجد قادری مدظلہ العالی کا فتوی پیش خدمت ہے۔

15

سوال:

ذوالمجد والکرم والمحتشم حامئ سنت ماحئ بدعت پیر طریقت مفتئ شریعت حضرت مفتی صاحب قبلہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

ہم لوگ شمالی ہندوستان کے وہ طلباء ہیں جو حصول علم کے شوق میں ''مرکز الثقافۃ السنیہ کالی کٹ کیرلا'' کے اندر زیر تعلیم وتربیت وتعلّم ہیں۔ یہاں کے طلباء اور اساتذہ کرام صدفی صد شوافع ہیں۔ ہم حنفیوں کو بھی نمازوں میں ان کی اقتداء واتباع کرنی پڑتی ہے۔ وضو کے بعض مسائل میں وہ حنفیت کی رعایت کرتے ہیں۔ مگر مندرجہ ذیل باتوں کی وجہ سے ہم لوگوں کی طبیعت متوحش رہتی ہے اور یہ شبہ ہوتا ہے کہ معلوم نہیں نماز ہوتی ہے یا نہیں؟

(۱) امام صاحب کی داڑھی حنفی حد شرع کے مطابق نہیں بلکہ چھوٹی ہے۔

(۲) امام صاحب، مائک پر نماز پڑھتے ہیں اور بیشتر مقتدی مائک ہی کی آواز پر رکوع وسجود کرتے ہیں۔

(۳) امام صاحب لوہے کی چین والی گھڑی (خواہ دستی ہو یا جیبی) استعمال فرماتے ہیں نماز اور غیر نماز میں بھی۔

(۴) سورۂ فاتحہ کے اختتام پر امام صاحب اتنا لمبا وقفہ کرتے ہیں کہ بآسانی ایک یا دو بار سورۂ فاتحہ پڑھی جاسکتی ہے۔

(۵) امام صاحب کے پیچھے پہلی اور دوسری صفوں میں کافی نابالغ بچے رہتے ہیں اس کے پیچھے بھی بالغوں کی صفیں رہتی ہیں وغیرہ وغیرہ۔

ان تمام باتوں کی وجہ سے ہم لوگوں کو شبہ رہتا ہے۔ اس لیے حضور والا سے گذارش ہے کہ مدلل جوابات عنایت فرما کر ہم لوگوں کو اطمینان بخشیں اور بتائیں کہ ہم لوگوں کی نمازیں ہوتی ہیں یا نہیں؟

سائلین: جمیع حنفی طلباء مرکز الثقافۃ السنیہ کرن تور کالی کٹ کیرلا ہند۔

جواب: 15

الجواب بعون الملك المجیب الوھاب وعلیکم السّلام[4] ورحمۃ اللہ تعالیٰ وبرکاتہ

فہم جواب سے قبل جن امور میں اشکال وشبہات ہیں ان کا جواب ذہن نشین کرلیا جائے تاکہ متعلق سوالوں کا جواب بآسانی سمجھ میں آجائے۔ **وما توفیقی الا باللہ والیہ المرجع والمآب۔**

(۱) داڑھی (ریش) کا ایک مشت طول وعرض میں رکھنا واجب ہے۔ حضرت شیخ محقق سیدنا عبدالحق بخاری محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ''گذاشتن آں بقدر قبضہ واجب ست''

اور ایک مشت یعنی چار انگل سے کم کرنا یا کرانا حرام ہے۔

درمختار فقہ حنفی کی مشہور کتاب مع ردالمحتار (جلد:۵، صفحہ:۲۶۱): **یحرم علی الرجل قطع لحیتہ** ''وھو تعالیٰ اعلم۔

(۲) مائک (المکبّر الصوت) پر جماعت کی نماز پڑھانا مکروہ ہے کہ وہ سنت صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم (نصب مکبرین) کا ہادم اور اس سے بے نیاز کرنے والا ہے۔ پھر اس کی آواز بھی ضرورت سے زیادہ بلند ہوتی ہے جو خشوع نماز کے خلاف ہے۔

وَلَا تَجْهَرْ بِصَلٰوتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلًا۔

مائک کی صدا پر ارکانِ نماز میں انتقالات سے متعلق علمائے اہلسنت کے درمیان نماز کی صحت وعدم صحت کا مسئلہ ہرچند کہ مختلف فیہا ہے لیکن مائک کے انجینئروں اور اس کی معلومات رکھنے والوں کی راجح تحقیق یہ ہے کہ مائک سے نکلی ہوئی آواز متکلم کی بعینہ وہی آواز نہیں نکلتی بلکہ اس میں مشینی طاقتیں (الیکٹرک کی رو) مل کر اس آواز کو بڑھا دیتی ہیں اور اب آواز صرف متکلم کی آواز نہیں ہوتی بلکہ متکلم ومشین کی مشترک آواز ہوتی ہے۔ لہٰذا فقہاء

16 کرام نے وضاحت فرمائی کہ اس کی آواز صدا ہے (کسی چیز سے ٹکرائی ہوئی آواز) اور صدا پر نہ سجدۂ تلاوت واجب اور نہ ہی انتقالات ارکان نماز درست۔ لہٰذا جماعت کی نماز میں اس کا استعمال چندر چند خرابیوں بلکہ فسادِ نماز کا باعث ہے۔

لیکن موجودہ دور میں عموم بلویٰ کی وجہ سے عام مسلمانوں کی نمازوں کے فساد کا فتویٰ دینا محتاط تقاضوں کے خلاف ہے لہٰذا اس مسئلہ پر ارباب علم وفن صاحبانِ تقویٰ وطہارت علماء کرام کو سر جوڑ کر بیٹھنے اور مثبت اقدام کی ضرورت ہے کیوں کہ مائک کی ممانعت کا مسئلہ کوئی منصوص مسئلہ نہیں ہے اسی لیے اس میں اباحت کی گنجائش ہے۔ واللہ اعلم۔

(۳) گھڑی کی زنجیریں (چین) خواہ چاندی کی ہوں یا سونے کی یا پھر وہ ہاتھوں میں استعمال کی جاتی ہوں یا جسموں میں لٹکا کر یا پھر گلوں میں سب مردوں کو حرام ہے اور دیگر دھاتوں کی بھی ممنوع ہیں کیوں کہ سوناروں کے یہاں چین کے ازقسم زیورات ہے اور زیورات میں صرف ایک انگوٹھی بشرطیکہ صرف ایک نگ والی ہو اور ساڑھے چار ماشہ (چار گرام) سے زائد وزن کی نہ ہو مردوں کو حلال ہے۔ باقی زیورات کا استعمال حرام ہے۔ اور جن چیزوں کا استعمال ممنوع ہو انہیں پہن کر نماز ادا کرنا یا امامت کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ **ھٰکذا فی احکام شریعت للامام احمد رضا قدس سرہ۔ وہو تعالیٰ اعلم۔**

(۴) عندالاحناف سورۂ فاتحہ کے اختتام پر اتنی دیر تک خاموش رہنا کہ تین بار "سُبحَانَ اللّٰہ" کہا جا سکے ترک واجب ہے جو موجب سجدۂ سہو ہے۔ **کمانص علیہ فی التنویر وغیرہ۔**

(۵) صرف نابالغ ہونا قطع صف کو مستلزم نہیں ہاں اگر نابالغ کے ساتھ ناسمجھ (یعنی تقریباً چھ یا سات سال کے) بھی ہوں یا اگر بالغ ہے مگر مجنون ہے تو اس پوری صف والوں کی نماز مکروہ ہوگی کہ صبیانیت ومجنونیت وجہ قطع صف ہے اور قطعِ صف وجہ کراہت نماز ہے۔ **وھم تعالیٰ اعلم**......خلاصہ جواب شافعی امام کی اقتدا کے تین احکام ہیں۔

(۱)اگروہ امام مذہب حنفی کے فرائض وشرائط نماز اور شرائط وضوو امامت کی رعایت کرتا ہوا گرچہ واجبات وسنن کی رعایت نہ کرتا ہوتو اسکی اقتداء جائز ہے۔[4] ردالمحتار میں ہے۔ الوتر (قوله إن تيقن المراعاة لم يكره إلخ) أى المراعاة فى الفرائض من شروط وأركان فى تلك الصلاة وإن لم يراع الواجبات والسنن كما هو ظاهر سياق كلام البحر وظاهر كلام شرح المنية ايضا (۱/۶۱۴)۔پھر اسی فتاوی شامی میں ہے ''ان علم الاحتياط منه فى مذهبنا فلا كراهة فى الاقتداء به (۱/۴۴۸)'لیکن جوازِ اقتداء کی اس صورت میں بھی بعض امور کے اندر اس کا اتباع مکروہ ہے مثلا رفع یدین، آمین بالجہر وغیرہما میں ......اوراگر مذکورہ رعایتوں کے باوجود وہ نماز وتر دو سلاموں کے ساتھ پڑھتا ہو، یعنی دو رکعتوں کے بعد فصل کرتا ہو، تب بھی اس کی اقتدا صحیح نہیں ہے ''صح الاقتداء فيه بشافعي لم يفصله بسلام ... لا ان فصله على الاصح (شامی باب الوتر: ۱/۴۴۸)' 16

(۲)اگروہ امام فرائض وشرائط نماز حنفی اور طہارت کی رعایت نہیں کرتا تو اس کی اقتداء ہی جائز نہیں۔

(۳)اگراس امام کے بارے میں رعایت وعدم رعایت کا کچھ بھی حال معلوم نہ ہوتو اس کی اقتداء مکروہ ہے (کمافصله فى البحر الرائق: ۲/۴۶)

صورت مسئولہ میں جن پانچ باتوں سے متعلق سائلین نے وضاحت کی ہے ان میں اکثر ترک وجوب پر دال ہیں۔ترک فرائض وشرائط پر نہیں اور سنی صحیح العقیدہ شافعی کا واجبات وسنن میں حنفیت کی رعایت نہیں کرنا عدم صحتِ اقتداء کو مستلزم نہیں۔لہٰذا جو نمازیں بصورت مذکورہ ان کی اقتداء میں ادا کی گئیں صحیح ہوئیں۔البتہ حضرت امام اہلسنت مجدد دین ملت علیہ الرحمہ نے اس مسئلہ کی توضیح وتنقیح فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا ''اگر اقتداء جائز بھی ہو تو افضل یہ ہے کہ مل سکے تو موافق المذہب کی اقتداء کرے'' (فتاوٰی رضویہ ترتیب جدید: ۱/۵۰۵)

واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم۔

کتبہ عبدالوجد قادر غفرلہ ۲۵ / اگست ۲۰۰۱ء

خادم الافتاء مجلس علماء نیدرلینڈ واسلامک فونڈیشن نیدرلینڈ۔

(فتاوی یورپ)

خلاصۂ فتوی یہ ہے کہ ایک مشت سے کم داڑھی رکھنے والے شافعی امام کی اقتدا میں حنفیوں کی نماز درست ہوتی ہے اور اس نماز کو دہرانا عندالاحناف واجب نہیں۔

داڑھی کی اہمیت اور اس کی فضلتیں:

ابھی تک جو باتیں آپ کے سامنے پیش کی گئیں اس کا مقصد مسلک شافعی کے صحیح احکامات کو آپ کے سامنے واضح کرنا تھا۔ اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ ہم کسی شافعی کو داڑھی مونڈانے کی ترغیب دے رہے ہیں۔ داڑھی بہرحال ہمارے آقا و مولی سرور دو جہاں مالک کون ومکاں محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ ہے۔ اس کے چھیلنے پر محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ناراضگی کا اظہار فرمایا' اور بے ریش لوگوں کو دیکھنا بھی پسند نہ فرمایا تو اب ہمیں یہ کیسے گوارہ ہوسکتا ہے کہ ہم اپنے نبی سرورِ ہردوسرا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی مخالفت کریں' اور جو کام ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ناپسند تھا اسے اپنی زندگی میں شامل کریں۔ داڑھی تو سارے انبیا کی سنت رہی ہے' اس کا شمار فطری چیزوں میں کیا جاتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے داڑھی کے ذریعے مردوں کو عورتوں سے امتیاز بخشا' اس کے ذریعے مردوں میں ہیبت ووقار پیدا فرمایا۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم ضرور اپنے آقا ومولیٰ علیہ السلام کی سنت پر عمل کریں۔

اب داڑھی کے تعلق سے ترغیب وترہیب کی جو احادیث کتابوں میں آئی ہیں ان میں سے چند احادیث پیش کی جاتی ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی

17 اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ أَحْفُوا الشَّوَارِبَ، وَأَوْفُوا اللِّحَى" [4]

مشرکین کی مخالفت کرو مونچھوں کو پست کرو اور داڑھیوں کو بڑھاؤ۔

(صحیح مسلم، حدیث نمبر: ۲۵۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا:

"جُزُّوا الشَّوَارِبَ، وَأَرْخُوا اللِّحَى خَالِفُوا الْمَجُوسَ"

مونچھیں کاٹو اور داڑھیوں کو چھوڑ دو، مجوسیوں کی مخالفت کرو۔

(صحیح مسلم، حدیث نمبر: ۲۶۰)

داڑھی منڈانے کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس قدر ناپسند فرمایا مندرجہ ذیل حدیثوں سے اندازہ لگایئے۔ اور اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر سوچئے کہ کیا داڑھی مونڈانا ایک مسلمان کو زیبا دیتا ہے؟۔

کسریٰ نے باذیان نامی ایک شخص کو جو یمن میں اس کا نائب تھا یہ حکم دیا کہ وہ دو لوگوں کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجے، کسریٰ کے حکم کے مطابق دو لوگوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارگاہ میں بھیجا گیا جب وہ دونوں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو اس کے بعد کا منظر البدایہ والنہایہ کے حوالے سے ملاحظہ کیجئے:

وَدَخَلَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ حَلَقَا لِحَاهُمَا وَأَعْفَيَا شَوَارِبَهُمَا فَكَرِهَ النَّظَرَ إِلَيْهِمَا وَقَالَ وَيْلَكُمَا مَنْ أَمَرَكُمَا بِهَذَا؟ قَالَا أَمَرَنَا رَبُّنَا- يَعْنِيَانِ كِسْرَى- فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنَّ رَبِّي أَمَرَنِي بِإِعْفَاءِ لِحْيَتِي وَقَصِّ شَارِبِي۔

دونوں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اس حالت میں آئے کہ وہ دونوں اپنی

داڑھیاں مونڈائے ہوئے اور مونچھیں بڑھائے ہوئے تھے' آپ ﷺ نے ان دونوں کو دیکھنا پسند نہ فرمایا پھر فرمایا کہ تم دونوں کے لیے ہلاکت ہو'اس چیز کا تمہیں کس نے حکم دیا؟ ان دونوں نے کہا: ہمارے رب کسریٰ نے۔تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا لیکن میرے رب نے مجھے یہ حکم دیا کہ میں اپنی داڑھی کو بڑھاؤں اور مونچھوں کو پست کروں۔

(البدایۃ النہایۃ: ۲۷۰/۴ / تاریخ ابن جریر: ۹۰/۳)

ایک اور حدیث میں ہے۔

عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ. قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْمَجُوسِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَحَلَقَ لِحْيَتَهُ، وَأَطَالَ شَارِبَهُ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا هَذَا؟ قَالَ: هَذَا فِي دِينِنَا. قَالَ فِي دِينِنَا أَنْ نَجُزَّ الشَّارِبَ، وَأَنْ نُعْفِيَ اللِّحْيَةَ۔

حضرت عبیداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' آپ فرماتے ہیں ''ایک مجوسی مرد ایسی حالت میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا کہ اس نے اپنی داڑھی مونڈ' رکھی تھی اور اپنی مونچھوں کو بڑھا رکھا تھا' تو نبیٔ کریم ﷺ نے اس سے استفسار فرمایا ''یہ کیا ہے؟'' اس نے کہا ''یہ ہمارے دین میں شامل ہے'' تو حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ ہمارا دین یہ کہتا ہے کہ ہم مونچھوں کو پست کریں اور داڑھیوں کو بڑھنے دیں''۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۵۵۰۲)

آخری بات:

دوران مطالعہ آپ نے یہ محسوس کیا ہوگا کہ داڑھی کے تعلق سے جو احکامات ہم نے آپ کے سامنے پیش کیے' وہ مذہب شافعی کی معتمد کتابوں کے حوالے سے پیش کیے' ان باتوں میں چند باتوں کی وضاحت کے سوا ہمارا اپنا کچھ نہیں۔اور وہ وضاحتیں بھی شافعی مذہب

کی روشنی میں ہوئیں۔اب انصاف کی نظروں سے مطالعے کی ضرورت ہے۔ 18
مولیٰ عزوجل سے دعا ہے کہ وہ ہمیں حق قبول کرنے کی توفیق بخشے۔آمین۔

شب جمعرات، بارہ بج کر تین منٹ پر یہ کتاب مکمل ہوئی
۱۶رجمادی الاخری ۱۴۳۵ھ/ ۱۷راپریل ۲۰۱۴ء

□□□

ماخذ ومراجع

۱۔	احیاء علوم الدین للامام ابی حامدمحمدبن محمد الغزالي الطوسی الشافعی المتوفی ۵۰۵ھ
۲۔	اسنی المطالب فی شرح روض الطالب للامام زکریا بن محمد بن زکریا الأنصاری، زین الدین أبو یحیی السنیکی الشافعی المتوفی ۹۲۶ھ
۳۔	اعانة الطالبین علی حل ألفاظ فتح المعین لأبي بکر (المشهور بالبکری) عثمان بن محمدشطاالدمیاطی الشافعی المتوفی ۱۳۱۰ھ
۴۔	البدایة والنهایة لابي الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر القرشي البصري ثم الدمشقي الشافعی المتوفی ۷۷۴ھ
۵۔	الفتاوی الکبری للامام احمدبن محمدبن علي الهیتمي المکی الشافعی المتوفی ۹۷۴ھ
۶۔	الفوائدالمدنیةللعلامةمحمدبن سلیمان الکردی الشافعی المتوفی ۱۱۹۴ھ
۷۔	الفوائدالمکیةللشیخ السیدعلوی السقاف الشافعی المتوفی ۱۳۳۵ھ
۸۔	بغیة المسترشدین للسید مفتی الدیار الحضرمیةعبدالرحمن بن محمد ابن حسین بن عمر المشهور باعلوی الشافعی۔
۹۔	تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للامام عثمان بن علی بن محجن البارعی، فخر الدین الزیلعی الحنفی المتوفی ۷۴۳ھ

۱۰۔	تحفة الحبيب على شرح الخطيب للشيخ سليمان بن عمر بن محمد البجيرمی 4 الشافعی المتوفی ١٢٢١ھ
۱۱۔	تحفة المحتاج فی شرح المنهاج للامام احمدبن محمدبن علي الهيتمي المكی الشافعی المتوفی ٩٧٤ھ
۱۲۔	حاشية الباجوری للعلامة ابراهيم بن محمد الباجورين الشافعی المتوفی ١٢٧٧ھ
۱۳۔	شرح صحيح مسلم للامام أبي زكريا محيی الدين يحيی بن شرف النووی الشافعی المتوفی: ٦٧٦ھ
۱۴۔	شرح المهذب (المجموع) للامام أبي زكريا محيی الدين يحيی بن شرف النووی الشافعی المتوفی: ٦٧٦ھ
۱۵۔	صحيح البخاری للامام ابي عبدالله محمد بن اسماعيل البخاری الشافعی ،المتوفی ٢٥٦ھ
۱۶۔	صحيح مسلم للامام ابي الحسن مسلم بن الحجاج القشيری النيسابوری الشافعي، المتوفی ٢٦١ھ
۱۷۔	علم اصول الفقه لعبدالوهاب خلاف المتوفی ١٣٧٥ھ
۱۸۔	عمدة القاری للامام أبي محمد محمود بن أحمد بن موسی بن أحمد بن حسين الغيتابی الحنفی بدر الدين العينی المتوفی ٨٥٥ھ
۱۹۔	فتاوی الامام الرملی للامام شمس الدين الرملی الشافعی المتوفی ١٠٠٤ھ
۲۰۔	فتاوی رضویہ للامام احمد رضا الحنفی ١٣٤٠ھ
۲۱۔	فتاوی یورپ، از مفتی عبدالواجد القادری مدظلہ العالی

٢٢	فتح المعين بشرح قرة العين للشيخ العالم العلامة شيخ الهند زين الدين احمد بن محمد الغزالی الشافعی المتوفی ٩٨٧ھ
٢٣	فيض الاله المالک للعلامة السيد عمر بركات ابن المرحوم السيدمحمد بركات الشامی البقاعی المکی الشافعی
٢٤	مصنف ابن ابی شيبه للامام أبي بكر بن أبی شيبة، عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان بن خواستی العبسی المتوفی: ٢٣٥ھ
٢٥	مغنی المحتاج الی معرفة ألفاظ المنهاج للامام محمد الخطيب الشربينی الشافعی المتوفی ٩٧٧ھ
٢٦	منهاج الاصول للامام عبد الله بن عمر بن محمد بن علی الشيرازی، أبي سعيد، أو أبي الخير، ناصر الدين البيضاوی، الشافعی المتوفی ٦٧١ھ
٢٧	نهاية السول شرح منهاج الوصول للامام ابي محمد جمال الدين عبد الرحيم بن الحسن بن علی الاسنوی الشافعی المتوفی ٧٧٢ھ
٢٨	نهاية المحتاج الی شرح المنهاج للامام شمس الدين الرملی الشافعی المتوفی ١٠٠٤ھ

4

ایک نظر مؤلفِ کتاب پر

نام: محمد رفیق

والد: عبدالرحمن

جاے پیدائش: اُجرے، بلتنگاڈی، ضلع منگلور (کرناٹک)

تعلیم: (۱) ابتدائی تعلیم مدرسہ حیاۃ الاسلام (اجرے)

(۲) مدرسہ سراج الہدی (منج)

(۳) فاضل درس نظامی جامعہ سعدیہ عربیہ (کاسرگوڈ)

(۴) تخصص فی الفقہ جامعہ سعدیہ عربیہ (کاسرگوڈ)

(۵) قرأۃ وتجوید جامعہ سعدیہ عربیہ (کاسرگوڈ)

مشغلہ: تصنیف وتألیف، تحقیق، فتوی نویسی، وعظ وتبلیغ۔

درس وتدریس: مظہر الثقافۃ السنیۃ الاسلامیہ (کلمب، راے گڈھ، کوکن)

امام وخطیب: سنی شافعی جامع مسجد (کلمب، راے گڈھ، کوکن)

قلمی خدمات: تقریبا بیس تصانیف کے علاوہ اردو اور کنڑ زبان میں سو سے زائد مقالات ومضامین مختلف جرائد ورسائل میں شائع ہو چکے ہیں۔

تدریسی خدمات: مدرسہ نور العلوم (راجہ پور)، جامعہ شافعیہ (موربہ)، دار العلوم مظہر الثقافۃ السنیۃ الاسلامیہ۔

فتوی نویسی: مدرسہ نور العلوم (راجہ پور)، جامعہ شافعیہ (موربہ)، دار الافتاء سیلانیہ (چپلون)، دار الافتا اہل سنت (کھیڈ)، مظہر الثقافۃ السنیۃ الاسلامیہ (کلمب)۔